بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

هٰذَا بَصَآ ئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَ هُدًی وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ○ (جزء۹، رکوع۱۴)

یہ روشن دلیلیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہدایت و رحمت ہے مومنوں کے لئے

الحمد للّٰہ منة

تسویت الخاتمین

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دار الاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

۱۳۷۷ھ ہجری

تسویت الخاتمینؑ

مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف ثابت ہے اللہ کیلئے اس کی بخشش پر اور رحمت کاملہ نازل ہو محمدؐ پر اور آپؐ کی آل (مہدیؑ) پر۔ جان تجھ کو اللہ تعالیٰ دو جہان میں نیک بخت کرے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے تمام اصحابؓ کا اتفاق (اجماع) یہ ہے کہ محمدؐ اور مہدیؑ ایک ذات ہیں اور تمام صفتوں سے موصوف ہیں مومنوں نے (اس بات کو) جان لیا کور باطنوں نے نہ پہچانا اور (صحابہؓ نے) ان کی (نبیؐ ومہدیؑ کی) تعریف اس طرح مقرر فرمائے کہ ایک ذات اور دو زمانے۔ایک ذات اور دو مظہر ایک کتاب (قرآن) اور دو نزول اور حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت سُبحَان اللّٰہ الخ کے معنی یہ فرمایا کہ خدا پاک ہے اور ہم (نبیؐ ومہدیؑ) دونوں مشرکوں سے نہیں ہیں۔ یہ دلائل محکمات (اجماع آیت اور بیان مہدیؑ) کمال تسویت پر دال ہیں اور منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جہاں (قرآن میں) مصطفیٰ کا ذکر ہے وہاں بندہ کا بھی ذکر ہے یعنے ہر دو ایک ذات ہیں اور منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہاں (نبیؐ میں) سر تا پا ولایت تھی مگر رسول خداؐ اس کے اظہار پر مامور نہ تھے بندہ مامور ہے اور فرمایا کہ وہاں بھی بلا واسطہ (جبرئیلؑ) فرمان حق تعالیٰ تھا لیکن پیغمبرؐ بے واسطگی کے دعویٰ پر مامور نہ تھے اور یہاں بھی جبرئیل ہیں۔مگر جبرئیلؑ کا دعویٰ نہیں اور فرمایا کہ جو کوئی خدا اور رسول خدا کے درمیان پلک مارنے کے برابر دیر کی جدائی کا بھی گمان کرے تو زیانکار ہوگا اور صحابۂ مہدیؑ کے اتفاق سے مہدیؑ کی شان بھی ایسی ہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ پہنچا دے تجھ کو (اے پیغمبرؐ) تیرا پروردگار مقام محمود کو یعنے مقام ولایت کو پس وہ مہدیؑ ہے اور کتاب مقصد اقصیٰ میں حدیث اول ما خلق الخ سب سے پہلے وہ چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا وہ میرا نور اور میری روح ہے کے بیان میں کہا ہے کہ جوہرِ اوّل جو محمدؐ کی روح پاک ہے دو وجہ رکھتی ہے۔ وہ وجہ جو حق تعالیٰ سے فیض حاصل کرتی ہے اس کا نام ولایت ہے اور وہ وجہ جو خلق کو فیض پہنچاتی ہے اس کا نام نبوت ہے، اور سعد الدین حمدی سے منقول ہے کہ جوہر اوّل کے لئے جو ذات مصطفیٰؐ کی حقیقت ہے دو طرف مظہر چاہیئے ایک وہ مظہر کہ جس پر نبوت ختم ہو اور دوسرا وہ مظہر کہ جس پر ولایت ختم ہو اور یہ (دوسرا) وہ مظہر ہے کہ جس کو مہدیؑ کہتے ہیں اور صاحب فرمان اور صاحب زماں بھی کہتے ہیں اور وہ سلاطین اولیاء واصفیاء کا سلطان ہے اور تمام اولیاء وانبیاءؑ کا فیض اس کے فیض کا ایک جزء ہے۔ یہاں بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ یہ

دونوں مقام (نبوت، ولایت) ایک ہی ذات کے ہیں اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنی اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں اور ابن اعرابیؒ نے فصوص میں اور شارح فصوص نے فصوص میں بیان کیا ہے کہ تمام رسول خاتم رسلؐ سے علم حاصل کرتے ہیں اور خاتم الرسلؐ اپنے باطن سے علم حاصل کرتا ہے۔ اس حیثیت سے کہ وہ (باطن) خاتم الاولیاءؑ ہے مگر اس (امر ولایت) کو ظاہر نہیں فرمایا اس لئے کہ وصف رسالت اس کے اظہار کا مانع ہے۔ پس جبکہ آپؐ کا باطن خاتم الاولیاء کی صورت میں ظہور کریگا تو اُس کو ظاہر کردیگا اور اس قسم کے دلائل (تسویت) سے مذہب تناسخ مقصود نہیں مگر ایسی دلالتیں تسویت پر دال ہیں جیسا کہ کہے تو یہ شئی بعینہ وہی ہے۔ اور اس قدر یگانگی اور یکتائی (کا اعتقاد) ان کی کمال برابری کی وجہ سے قائم فرمایا ہے اسی سبب سے وہ یکتائی کمال برابری کی دلیل ہے اور اسی پر اتفاق ہے پس یہ مسئلہ محکمات سے ہوگیا۔ پس ناچار ہر ایک دلیل کم وبیش کو ان احکام (متفق علیہ) سے موافق کرنا چاہیئے اور جاننا چاہیئے کہ پیغمبرؐ کو شرف بسبب کمال قرب حق تعالیٰ کے ہے وہی ولایت محمدیؐ ہے نیز ولایت کو ذات بھی کہتے ہیں۔ اس جہت سے مصطفیٰؐ کی ولایت مصطفیٰؐ کی ذات ہے اور حضرت مہدیؑ نے بھی اپنی ذات کو بتلا کر فرمایا یہ مصطفیٰؐ کی ولایت ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے ارواح ہمارے اجساد ہیں اور ہمارے اجساد ہمارے ارواح ہیں۔ مراد اسی سے ہے اس جہت سے ثابت ہوا کہ جو کچھ نبیؐ کا شرف بیان کیا جائے وہ سب مہدیؑ کا شرف ہوگا اس لئے کہ مہدیؑ اس ولایت کا خاتم ہے اور اس سے بھی لازم آتا ہے کہ جو کچھ مہدیؑ کا شرف بیان کیا جائے وہ سب مصطفیٰؐ کا شرف ہے اس لئے کہ مصطفیٰؐ اس ولایت کا مالک ہے۔ اور نیز جیسا کہ مخاطب (قرآن میں) محمدؐ ہیں اور اس سے مہدیؑ مراد لیتے ہیں۔ اسی طرح واجب ہوا کہ اگرچہ مخاطب قرآن میں مہدیؑ ہوں بجز محمدؐ نبیؐ کے نہ جانیں اس جہت سے ثابت ہوا کہ ہر دو قائل ہر چند کہ مہدیؑ کے فضل پر قائل ہوں یا نہ ہوں یہ تمام (ان کا قائل ہونا یا نہ ہونا) نسبت مصطفیٰؐ سے رکھتا ہے لیکن نہیں جانتے ہیں اس لئے کہ آپؐ کی حقیقت آپؐ کا باطن محبت عشق معرفت اور قرب حق تعالیٰ کہ خاص آپؐ کے لئے ہے اس کو ولایت محمدیؐ کہتے ہیں۔ اور اس کے خاتم مہدیِ موعود علیہ السلام ہیں اور اگرچہ بعضے نقلوں اور اقوال سے نبی علیہ السلام کا فضل معلوم ہوتا ہے اور بعض نقول سے مہدی علیہ السلام کا فضل اس مقابلہ سے بھی کمال تسویت پر دلیل قوی (قائم) ہے اور حضرت میراں علیہ السلام نے اپنے تابعین سے فرمایا کہ چونکہ ہم زیادہ مشقت کرتے ہیں اس وقت ان کے (رسولؐ کے) برابر ہوتے ہیں۔ اس جہت سے تحقیق ہوئی کہ ہر اک عمل اور دلیل تفضیل سے بھی تسویت مراد ہے۔ اور ختمیت کے اعتبار سے بھی برابر ہیں۔ اس لئے کہ مصطفیٰؐ کی ولایت کہ حق تعالیٰ کی کامل نزدیکی ہے نبیؐ اور مہدیؑ کے بغیر تمام نہیں ہے۔ اسی وجہ خاتم نبیؐ کو بھی خاتم ولیؑ کہے ہیں اور خاتم اولیاء کے لفظ کا امتیاز بھی اس مقام پر ظاہر و باہر ہوجاتا ہے۔ نیز جیسا کہ ولایت مقید کے واسطہ سے محمدؐ پر فضیلت تمام ہے (بدیں جہت) وہ (آنحضرتؐ)

خاتم ولایت ہے اسی طرح مہدیؑ کی فضیلت فیض نبوت کے مقید ہونے کے واسطہ سے کامل ہے۔ پس سمجھ لے کہ یہ بات اظہر ہے۔ نیز مثال دومحل میں ایک نور ہونے کی بھی ایسی ہی ہے جیسی کہ ایک بینائی دوآنکھوں میں اور ایک سنوائی دوکانوں میں اور ایک بات دوخطوں میں اور ایک حکایت دوزمانوں میں۔ بندگی میاںؓ اور بندگی میاں نعمتؓ نے مقرر فرمایا ہے کہ عمل تمام قرآن پر یا نبیؐ کے زمانہ میں ہوا ہے یا مہدیؑ کے زمانہ میں ہے یہ بھی ہر دو ذات کی مساوات کی دلیل ہے اور مہدیؑ چونکہ تابع تام اور وارث دین نبیؐ ہے اس سبب سے اس حکم سے کہ مطلق کا معنی فرد کامل کے لئے جاتے ہیں اور دوسرے احکام سے بھی مہدیؑ تابع تام اور وارث تمام دین پیغمبر علیہ السلام معلوم ہوتا ہے۔ اس جہت سے بھی برابر ہے۔ اور ملک بخنؓ کی نقل سے بھی تحقیق ہوئی کہ میراں علیہ السلام کے احکام اور بیان سے کہ امر اللہ اور مراد اللہ ہے۔ ہم نے محمد نبیؐ اور محمد مہدیؑ میں اتنی برابری پائی کہ (کسی) دوشخص اور دوچیز میں اور روا نہیں اور اس محل میں تمیز وہ ہے کہ اگر دوشخص ہوتے تو البتہ ان میں کچھ فرق ہوتا۔ لیکن جاننا چاہیئے کہ جب وہ دونوں ایک ذات ہیں اسی لئے ان میں کچھ فرق نہیں۔ پس واجب ہوا کہ تمام نقول کم وبیش کو اس حکم (تساوی) سے موافق کریں منقول ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ بجز خدائے تعالیٰ کے مہدیؑ سے کوئی بزرگ نہیں اور اس قسم کے احکام بھی برابری کے مانع نہیں مگر تفضیل کو رفع کرتے ہیں۔ اور منقول ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام ایک روز حدیث الولایۃ الخ (ولایت افضل ہے نبوت سے) کا بیان فرمارہے تھے۔ ایک طالب علم نے کہا کہ یہاں نبیؐ کی نبوت پر نبیؐ کی ولایت کا فضل معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ میں کب کہتا ہوں کہ میری ولایت نبیؐ کی نبوت پر فضیلت رکھتی ہے یا بندہ کو نبیؐ پر فضل ہے یا کسی ولی کو کسی نبیؐ پر فضیلت ہے لیکن بندہ بھی ویسا ہی کہتا ہے کہ نبیؐ کی نبوت پر نبیؐ کی ولایت کو فضل ہے۔ لیکن چونکہ ولایت مقیدۂ محمدیہ کے خاتم مہدیِ موعودؑ ہیں اور قرب حق تعالیٰ میں دونوں ایک ہیں۔ اس لئے کہ سوائے قرب حق تعالیٰ کے کوئی شرف نہیں ہے کہ اس کے واسطہ سے فرق ہو اور منقول ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ وہاں چالیس سال میں جو کچھ دیئے ہیں یہاں چالیس روز میں دیئے۔ ان دونوں مقام پر بھی دو مکان ثابت ہوتے ہیں پس یقین کے ساتھ جانا گیا کہ دونوں مکان میں مکیں ایک ہے اس لئے کہ آپ کو (محمدؐ کو) آپ کے مقام نبوت میں جو کچھ چالیس سال میں دیئے آپؐ ہی کے مقام ولایت میں چالیس دن میں دیا گیا یعنے مصطفٰےؐ کا باطن یعنے آپؐ کا قلب شریعت کی سیر میں جو کچھ چالیس سال میں پایا حقیقت کی سیر میں (وہی) چالیس روز میں پایا۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ زاہد کو ہر ایک دم میں ایک سال کی راہ کی سیر میسر ہے عاشق کو ہر ایک میں شاہ کے تخت تک سیر حاصل ہے فرمان خدا ماکذب الخ (آنحضرتؐ کے دل نے جو کچھ دیکھا اس کو جھوٹ نہیں جانا) اسی پر (سیر حقیقت) دلالت کرتا ہے۔ اس طریق سے نبیؐ کی ولایت کا فضل جو کچھ بیان کئے ہیں وہ فضل ولایت (نبیؐ کی) نبوت پر آتا ہے۔ نہ کہ نبیؐ پر جو نبوت اور ولایت کا صاحب ہے

اوراسی طرح مہدیؑ بھی (نبوت اور ولایت کا صاحب ہے)اس لئے کہ پیغمبر ظاہراً نبی اور باطناً ولی ہیں۔اسی طرح مہدیؑ بھی ظاہراًولی باطناً نبی ہیں۔کیونکہ (مہدیؑ) آگاہ کرنے والا ہے خلق کوحق تعالیٰ کی طرف سے اوراللہ کی دلیل ہے خلق پر مانندانبیاءؑ کےاورآیااللہ کے پاس سےاوراطاعت کیا گیا ہےاللہ کے حکم سے۔اس کاحکم اللہ کےحکم کے مانند ہےاور مامور من اللہ ہے۔اور بلانے والا ہے اللہ کی طرف اور جو کچھ اللہ نے ارادہ کیا اس کی ندا کرنے والا ہےاوروہ اللہ کی بین حجت ہے اوراللہ کا نشان ہے، اوروہ آخر زمانہ کا امام اوراللہ کا خلیفہ ہےاورایمان کیلئے ندا کرنے والا ہے حقیقت شریعت اوراللہ کی خوشنودی کا بیان کرنے والا ہےاوروہ اللہ کی تمام بخششوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند ہےاوراسی طرح ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ وہ افضل ہے بعض پیغمبروں سےاور برابر ہوگا ہمارے نبیؐ کےاوراسی طرح کشف الحقایق میں مذکور ہے کہ اس کی (مہدیؑ کی)دعوت نبیؐ کی دعوت کے مانند ہے،اوراس کا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند ہے اوراس کاعلم نبیؐ کے علم کے مانند ہےاوراس کا حال نبیؐ کے حال کے مانند ہےاوراس کی ذات نبیؐ کی ذات کے مانند ہےاوراس کاصبر نبیؐ کے صبر کے مانند ہےاوراس کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند ہےاور زیادہ تر صورت وسیرت میں نبیؐ کے مماثل ہے۔اور سعد الدین حمدی اورعزیزنسفی نے بھی نبیؐ اورمہدیؑ کوایک ذات رکھا ہے۔الحاصل مہدیؑ کے گروہ سے کوئی شخص نہ ہوگا مگر یہ کہ نبیؐ اورمہدیؑ کوایک ذات جاننے والا اور کامل برابری کی جہت سے دونوں کوایک ذات کہنے والا۔پس جبکہ یہ مدعا مہدیؑ کے تمام گروہ کا مقبول ہے بلکہ تمام اہل تفریط وافراط کا اقرار ہو چکا ہے۔جیسا کہ اللہ نے فرمایا اوراگر پوچھے گا تو اے محمدؐ ان مشرکوں سے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اورزمین کوتو البتہ کہدیں گے کہ اللہ یعنے جس بات سے کہ کسی کو باہر ہونا ممکن نہیں۔ (وہی بات) حجت قوی اورقطعی ہوگی۔پس اسی (تسویت) کے اعتقاد کے واسطے سے جواحکم الحکمات ہے کہدے کہ سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہم کواس کی ہدایت کی اوراگر ہم کواللہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ ہوتے۔

تـــمّـــت